

آقاؤں کی قرین میں ہیں جو کسی بھی طرح "فائدہ" پہنچانے کی حیثیت میں ہیں سارا کریڈٹ ان حضرات کا ہے۔ ان کی اعلیٰ کارگزاری کے کاتوں میں فخریہ ڈال رہے ہیں تاکہ وہ ہر میں اعلیٰ کارگزاری پر غرور مستی کا مشن سنا سکیں اور آئندہ کے لئے "فائدہ" پہنچانے والی پالیسی کو پھر سامنے کرنے میں انھیں کوئی وقت کا سنا نہ ہو۔

ہندوستان کی اقلیتوں کی یہ بد نصیبی ہی ہے کہ وہ ان ہی لا حاصل باتوں کو اس قدر اہمیت دیتی ہیں کہ جیسے اب اقلیتوں کی راہ نجات اسی بات میں رہ گئی ہے۔ اس سے زیادہ افروغ کی بات کیا ہوگی۔ کل کیا ہوگا اس کی انھیں فکر نہیں ہے۔ حال مستی میں گذرے پس یہی ان کا حاصل زندگی ہے۔ ایک دو ہیر تیس ہزاری کورٹ میں جناب نسیم احمد مدنی صاحب تیزاب والے ایڈوکیٹ کے چیمبر میں کچھ معزز حضرات اچھے تبادلوں خیال میں مصروف تھے کہ ایک صاحب "دفعہ" سوال کرتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوگا۔ فوراً ہی دوسری طرف سے جواب ملتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے تاہنا کہ ہے بشرطیکہ مسلمان عمل و کردار اور سیرت سے بھی مسلمان بن جائیں۔ اگر مسلمان معاملہ داری و اصول کا پابند ہے اور انداز ہے نیک ہے امانت دار ہے بے ایمانی سے نفرت کرتا ہے۔ انصاف پسند ہے تو یقیناً ہندوستان میں مسلمان کی آج بھی بلکہ ہمیشہ ہی عزت ہوگی۔ اب دیکھئے یہ نسیم احمد مدنی ایڈوکیٹ ہیں، ماسٹرا لٹریچر اپنے پیشہ میں تو ہیں ہی فعال و نیک اور ایماندار مگر دیگر معاملات میں اصول پسند انصاف پسند اور شعائر اسلامی سے مزین ہیں بخود نماز کے پابند ہیں نماز کے لئے کچہری کے کاجوڑ ٹوپی پہن کر مسجد جاتے ہیں۔ کسی بھی غیر مسلم جہاں نے انھیں ان کی دینداری دیکھ کر انھیں تحقیر سے نہیں دیکھا بلکہ ان کی دینداری، شرافت، معاملہ فہمی، انصاف پسندی اصول داری نے مخالفت سے مخالف کے دل میں بھی ان کی عزت و عظمت قائم کر رکھی ہے تمام ساقی و کلاہ اور نچ صاحبان انکی عزت کو دیکھ کر ان کا ادب و احترام کرتے ہیں ان کی نظر میں ان کی توقیر قائم ہے۔ کوئی مسلمان صرف نام کا مسلمان ہے۔ معاملات میں اسکا مسلمانیت سے کوئی قلق و واسطہ نہ ہو اسکے عمل و کردار میں ذرا بھی اسلامی شعائر کی جھلک نہ ہو پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی قلمرو میں شامل کر کے باری تعالیٰ کے یہاں سے مسلمانوں کو ملنے والے فوائد نہ ملنے کا شکوہ کرے تو ہم یہاں یہ کہے بغیر نہ رہیں گے۔

نالمہ سسر بگرباں ہے اسے کیا کچھنے! —